سوال

(131) عورت کا نکاح کے بعد اپنا مذہب بدلنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ ایک عورت اپنے خاوند کے گھر سے چوری چلی گئی۔ عورت نے دوسری جگہ جا کر اپنا مذہب عیسائی اختیار کیا لیکن نکاح منسوخ کرنے کے واسطے حقیقت میں عیسائی نہیں ہوئی۔ اس کے خاوند نے دعوی عدالت میں کردیا اس دوران ایک لڑکا ولد حرام پیدا ہوا۔ عدالت نے عورت کو آزاد کردیا اور نکاح منسوخ کردیا عورت دوسری جگہ ویسے ہی رہی ۔ناجائز حمل پھر اس عورت کو ہوا۔ دوبارہ پھر وہ عورت اپنے اصلی خاوند کے گھر گئی اور خاوند نے ابھی اس کو قبول کرلیا۔ خاوند کے یہاں جا کر لڑکی پیدا ہوئی وہ جو حمل ناجائز تھا۔ جب عرصہ پانچ چھ ماہ کا ہوا تو عورت پھر نانی خاوند کے گھر آگئی لیکن وہ آئی چوری۔

اب گزارش ہے کہ شریعت میں کیا اس عورت کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا پہلے خاوند سے طلاق ضروری ہونی چاہیے حدیث میں کس کا حکم ہے؟ اور یہ عدالت میں تقریبا پانچ چھ سال جھگڑا رہا اور اس کے خاوند کو روپیہ بھی دے رہی ہے کہ طلاق اس کو دے دو خاوند انکار کرتا ہے کہ طلاق میں نہیں دوں گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں مشائخ بلخ وسمر قند بعض مشائخ اسماعیل زاہد ابوالنصر الدبوسی وابوالقاسم الصفار کے فتوی کے مطابق جس پر علماء تھانہ بھون دویوبند سہارنپور کا صاد اور اتفاق ہے کہ عورت مذکورہ کے مرتد یعنی: عیسائی ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوا بلکہ بدستور یہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں باقی ہے۔ پس اس کے قبضہ میں رہے گی جب تک وہ عورت کو طلاق یا خلع نہ دے۔ کسی دوسرے شخص سے نکاح ہر گز جائز نہیں لیکن جب تک تجدید اسلام کر کے تجدید نکاح نہ کرے اس وقت تک اس کے ساتھ جماع اور دواعی جماع جائز نہیں ہوگا بحالت موجوداس کے اصلی خاوند کےلیے ضروری ہے کہ روپیہ لے کر عورت کو خلع دے دے اگر خود خلع نہ دے تو گاؤں کے دین دار پنچوں میں یہ معاملہ پیش کیا جائے بعد تحقیق یہ پنچ اس نکاح کو فسخ کردینے کا اعلان کردیں اور اس عورت کو نکاح ثانی کرنے کی اجازت دے دیں۔ یہ پنچ میں یہ معاملہ شرعا اسلامی قائم مقام ہیں ان کا نکاح فسخ کردینا معتبر ہوگا۔

لیکن ظاہر قرآن کی روسے معلوم ہوتا ہے کہ عورت مرتد ہوجانے سے نکاح فسخ ہوجائے گا اللہ کا ارشاد ہے وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (الممتحنہ :10) (ملاحظہ ہو فتح البیان)

پس صورت مسئولہ میں عورت کے عیسائی ہونے سے اس کا نکاح فسخ ہوگا۔ اب بغیر تجدید اسلام کے کسی مسلمان کےلیے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 273

محدث فتویٰ